REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
چندہ سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲½ روپے
فی پرچہ ۱ آنہ

۱۵ جمادی الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۵ امان ۱۳۲۹ ہش | ۵ مارچ ۱۹۵۰ء | نمبر ۵۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ مارچ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح ساڑھے گیارہ بجے لاہور تشریف لائے طبیعت دریافت کرنے پر فرمایا طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۔ ۴ مارچ ۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مورخہ ۳/۳/۵۰ کو مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سندھ تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضور کی ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ناصر آباد

ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ

لاہور ۴ مارچ ۔ محترم نواب صاحب کی طبیعت رات سے خراب ہے۔ نیند بھی رات کو نہیں آئی۔ اور پسینے آتے رہے۔ احباب دعا صحت فرمائیں۔

ریڈیو پاکستان لاہور سے تعلیم الاسلام کالج یونین کا دلچسپ پروگرام

لاہور ۴ مارچ۔ آج رات آٹھ بجے ریڈیو پاکستان لاہور سے تعلیم الاسلام کالج یونین کی ادبی سرگرمیوں کا پروگرام نشر ہوا۔ سب سے پہلے "کیا ہمارا موجودہ نظام تعلیم درست ہے۔" کے موضوع پر مباحثہ ہوا۔ موضوع کی موافقت میں رشید قیصرانی اور محمود اقبال صاحب نے تقریریں کیں۔ اور مخالفت میں شریف احمد سفیر الدین صاحب نے اظہار خیالات کیا۔ مباحثے کے آخر پر صاحب صدر نے تبصرہ کیا۔ اس کے بعد ایک تقریر "نورتن" کے عنوان سے کالج کے ۹ مزاح طبیعت کے طلباء کے خاکے نشر کئے گئے۔ اس کے بعد محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ جس میں فیض اسلم۔ مجیب الرحمٰن صادق۔ خیر البشر محمود۔ رشید قیصرانی

ایران و پاکستان کا فرض ہے کہ اپنے آباواجداد کے قدیم تمدنی اور مذہبی رشتوں کی بنیاد پر مستحکم عمارت کھڑی کریں (شاہ ایران)

کراچی ۴ مارچ۔ آج صبح کراچی میں پاکستانی بحری بیڑے کے کمانڈر ایڈمیرل جیفرڈ نے شہنشاہ ایران کی خدمت میں پاکستانی بحری بیڑے کا کانسی اور چاندی کا نشان پیش کرتے ہوئے کہا۔ ایران و پاکستان کے مشترکہ ساحل کے تحفظ کا مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ان دونوں ملکوں میں صرف تمدنی اور مذہبی رشتے ہی نہیں بلکہ ایک تیسرا رشتہ بحری رشتہ بھی ہے۔ کیونکہ دونوں ملکوں کے ساحل کے ساتھ ایک ہی سمندر کی لہریں ٹکراتی ہیں۔ آج اعلیٰحضرت پاکستانی تباہ کن جہازوں طارق۔ ٹیپو سلطان۔ اور بہادر و ہمالیہ کا بھی معائنہ فرمایا۔ اعلیٰحضرت نے آج شام کو پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان کو شرف ملاقات بخشا۔ اعلیٰحضرت نے کل شام ایک تمدنی ادارے کی دعوت پر خطاب فرماتے ہوئے کہا۔ ایران و پاکستان کے باہمی تمدنی تعلقات گیارھویں صدی ہی سے نہیں۔ بلکہ سکندر اعظم سے بھی کہیں پہلے کے ہیں۔ بلکہ قدیم ترین یادگاروں کے کتبوں سے بھی دونوں ملکوں کے عوام کی باہمی معاشرتی یگانگت کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن اب ان دونوں ملکوں کا فرض ہے۔ کہ اپنے آباؤ اجداد کے ان قدیم تمدنی اور مذہبی رشتوں کی بنیادوں پر ایک مستحکم عمارت تعمیر کریں۔ آپ نے بتایا کہ طہران کے کسی محلے کی کوئی لائبریری بھی پاکستان کی مطبوعہ فارسی کتب سے خالی نہیں۔

سرحد اسمبلی نے پشاور میں یونیورسٹی کے قیام کا بل پاس کر دیا

پشاور ۴ مارچ۔ آج صوبہ سرحد کی مجلس قانون ساز نے پشاور میں یونیورسٹی کے قیام کا بل پاس کر دیا۔ بل کو پیش کرتے وقت سرحد کے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ نے کہا۔ اس یونیورسٹی میں اعلیٰ معیار کے رکھنے کے سلسلے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا۔ اور اس یونیورسٹی میں علاوہ آرٹ کی تعلیم کے انجینئرنگ۔ سائنس۔ زراعت۔ قانون اور کامرس کی تعلیم دینے کا بھی نہایت ہی معقول انتظام ہوگا۔

ترکی طلباء کے وفد کا عزم بصرہ

کراچی ۳ مارچ ترکی طلباء اور پروفیسروں کا جو وفد پاکستان کے پندرہ روزہ دورے پر آیا ہوا تھا۔ آج بصرہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ روانگی کے وقت وفد کے لیڈر پروفیسر اقبال نے پاکستانی عوام کی مملکت کی تعمیر و ترقی کے لئے مجاہدانہ جدوجہد کو سراہا۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ پاکستانی طلباء اور پروفیسر بھی ترکی کے دورے کے لئے آئیں گے۔

ہمارے شاہی مہمان

لاہور کے عوام ہز امپیریل میجسٹی شاہ ایران کی زیارت کرنے اور شاہی مہمان کا دلی خیر مقدم کرنے کا پورا پورا موقع اس طرح پائیں گے۔

(۱) رائل پاکستان ایئرفورس کے ہوائی اڈے کے گیٹ سے لے کر مال روڈ اور ڈیوس روڈ کے چوک تک شاہی جلوس کے چار میل لمبے رستے پر دو رویہ کھڑے ہو کر (۸ مارچ کو قریباً ۴ بجے بعد دوپہر)

(۲) کیولری رجمنٹ پریڈ گراؤنڈ لاہور چھاؤنی میں افواج کی متحدہ مہتمم بالشان پریڈ پر پہنچ کر (۹ مارچ کو ۹ بجے صبح) یہاں اعلیٰحضرت سلامی لیں گے۔

اور

(۳) لاہور میں شاہی سواری کے رستے کو سجا کر اور اپنے گھروں اور دکانوں پر پاکستانی اور ایرانی جھنڈے لہرا کر۔

سرحد کے اُس پار

لاہور ۴ مارچ۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ آئندہ سال میں ہندوستانی صوبے مرکز سے صرف ۲۰ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن اناج مانگیں گے۔ پندرہ لاکھ ٹن غیر ملکوں سے درآمد کیا جائیگا۔ یاد رہے ہندوستان نے پچھلے سال ۳۷ لاکھ ٹن اناج غیر ملکوں سے درآمد کیا گیا تھا۔ جس کی قیمت ۷۹ کروڑ ۹۱ لاکھ روپیہ دینی پڑی۔

یورپی سمندروں سے بارودی سرنگیں

ابھی صاف کی جا رہی ہیں

لندن ۴ مارچ دنیا بھر کے پندرہ ملک کے سمندری بیڑے ابھی تک ان بارودی سرنگوں کو ہٹانے کے عظیم الشان کام میں مصروف ہیں۔ جو گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں متحارب طاقتوں نے یورپ کے پانیوں میں پھیلا رکھی تھیں۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور ڈنمارک کے ساحلی علاقوں میں بہت زیادہ سرنگیں بچھائی گئی تھیں۔ لہٰذا یہ ملک دیر تک اس کام میں مصروف رہیں گے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ بحری راستے کو ان علاقوں میں ہر طرح محفوظ و مامون ۱۹۵۷ء تک کیا جا سکیگا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک یورپی پانیوں میں سے چھ لاکھ سے زائد بارودی سرنگیں بچھائی گئی تھیں۔ ان میں سے بعض سرنگیں ایسی ہیں۔ جن میں سے ایک ایک کو دس دس بارہ بارہ مرتبہ ہٹانے کے بعد برباد کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگ کے ختم ہونے کے چند ہفتوں بعد کا بحری ماہرین کا ایک بورڈ بنایا گیا تھا۔ مشکوک پانیوں کو مختلف زونوں میں بانٹا گیا۔ اس بورڈ میں برطانیہ۔ امریکہ۔ روس۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ ڈنمارک۔ جرمنی۔ پولینڈ۔ فن لینڈ۔ یونان۔ اٹلی۔ یوگوسلاویہ۔ سویڈن اور ترکی نے حصہ لیا۔ ۱۹۴۶ء میں انیس سو سے زائد جہاز اس کام میں مصروف تھے۔

پاکستانی بحریہ میں کیڈٹ کے لئے

امتحانی مقابلہ

لاہور ۴ مارچ۔ شاہی پاکستانی بحریہ میں کیڈٹ کا امتحان مقابلہ ۶ اور ۷ مارچ کو گورنمنٹ کالج لاہور میں منعقد ہونے کی بجائے انہی تاریخوں پر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں شروع ہوگا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پنڈت لیکھرام کی ہلاکت اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک نشان ہے

"خدا ہمیشہ راستباز آدمی کا حامی ہوتا ہے۔ اور خبیث اور چنڈال آدمی کو آخر کو وہ پکڑتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے پاک نبیوں کی مدد کرتا آیا ہے۔ چنانچہ آریوں کو بھی اس نے اپنی اس مدد کے نمونے دکھلائے ہیں۔ اور ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ ان کو دکھلا دیا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن کا دشمن ہے۔ منجملہ ان نشانوں کے لیکھرام کی موت بھی ایک بڑا نمونہ ہے۔ یہ شخص محض ایک نادان تھا۔ جس نے خواہ نخواہ خدا کے پاک نبی کو گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا تھا۔ میں نے بہت سمجھایا۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ اور مجھ سے اس نے نشان مانگا۔ تب خدا نے اس کے چھ سال کے اندر قتل کئے جانے کا اسکو بطور پیشگوئی نشان دیا۔ اس نے میرے ساتھ مباہلہ بھی کیا۔ اور اپنی کتاب خبط احمدیہ میں دانت پیس پیس کر یہ دعا مانگی۔ کہ ایک طرف یہ شخص ہے جو قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے۔ اور ایک طرف میں ہوں۔ جو وید کو سچا جانتا ہوں۔ اور قرآن کا مکذب ہوں۔ پس اے ایشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر۔ یعنی وہ جھوٹا ہے۔ اسکو جھوٹ کی سزا دے۔ پس خدائے عادل نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اسکو میری زندگی میں ہی بری طرح ہلاک کر دیا۔ مگر اس فیصلہ سے آریہ قوم نے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھایا۔ حالانکہ جھوٹ اور سچ کے پرکھنے کے لئے یہی نشان کافی تھا۔ اگر آریہ مذہب سچا تھا۔ تو یہ کیا بلا نازل ہوئی۔ جو خدا نے جھوٹے کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس جگہ صرف پیشگوئی نہیں تھی۔ بلکہ باہمی مباہلہ بھی تھا۔ اور پانچ برس سے لوگوں کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی تھیں۔ کہ کس کے حق میں فیصلہ ہوتا ہے۔ آخر ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے مبارک دن میں قریباً دن کے ۴ بجے کے وقت خدا نے یہ فیصلہ سنا دیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لئے یہ خدا کی گواہی ہے۔ وہ دل لعنتی ہے۔ جو خدا کی گواہی سے بھی تسلی نہیں پکڑتا۔" (چشمۂ معرفت حصہ دوم صفحہ ۲۹)

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جو

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو پوری ہوئی

"خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

"میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ یہ شخص (لیکھرام) اپنی بدزبانیوں کی وجہ سے ہلاک کیا جائے گا۔ اور چھ سال کے اندر اس کا کام تمام ہو جائے گا۔" (کرامات الصادقین)

پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی

۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام کے متعلق موت کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس کے پانچ سال بعد ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو عصر کے وقت لیکھرام کے پیٹ میں ایک نامعلوم شخص نے ایک تیز خنجر مارا۔ اور پھر اس کو کئی چکر دے کر ہلایا۔ تاکہ انتڑیاں کٹ جائیں پھر وہ شخص جیسا کہ لیکھرام کے رشتہ داروں کا بیان ہے۔ غائب ہو گیا۔ اس طرح پنڈت لیکھرام پیشگوئی کے مطابق ۶ سال کے اندر ۶ مارچ کو ۴ بجے دن کو ہلاک ہو گئے۔

ولادت باسعادت

یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ آج مورخہ ۴ مارچ بروز شنبہ صبح چھ بجکر پانچ منٹ پر اللہ تعالےٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ہاں فرزند عنایت فرمایا ہے الحمد للہ

نومولود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پوتا ہے۔ ہم تمام جماعت کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور باقی تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ اور احمدیت اور اسلام کا درخشندہ ستارا بنائے ؎

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے لئے دعاء اور صدقہ

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا مضمون الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے اور چوہدری صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرتے ہوں گے۔ ربوہ کی مساجد میں چوہدری صاحب موصوف کے واسطے دعا کیلئے تحریک کی جاتی ہے اور آج بروز جمعہ اہالیان ربوہ (حلقہ ج) نے تین بکرے بطور صدقہ دئیے۔ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب موصوف کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ (خاکسار جلال الدین شمس)

آئندہ تبادلہ کی رقوم مجھے نہ بھجوائی جائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

موجودہ حالات میں درویشوں اور ان کے رشتہ داروں کی سہولت کیلئے میرے دفتر کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ ادھر سے قادیان جانے والی رقوم اور قادیان سے ادھر آنے والی رقوم کو آپس میں ایک دوسرے کے مقابل پر کاٹ کر حساب کر لیا جاتا تھا۔ مگر یہ انتظام میرے دفتر میں پیچیدگی پیدا کر رہا ہے۔ اور بہرحال چونکہ اس قسم کے حسابی لین دین کا کام دفتر محاسب ربوہ کے سپرد ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ میرا دفتر یہ کام سرانجام نہیں دے گا۔ پس جو دوست تبادلہ رقوم کی سہولت حاصل کرنا چاہیں یا قادیان میں اپنے کسی عزیز کو کوئی رقم بھجوانا چاہیں تو وہ دفتر محاسب ربوہ کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں اور ازراہ مہربانی آئندہ کوئی ایسی رقم مجھے نہ بھجوائی جائے۔ البتہ چندہ امداد درویشان کی رقم میرے نام بھیجی جا سکتی ہے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) احباب جماعت کی خدمت میں میری لڑکی عزیزہ مسعودہ بیگم کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ بیماری میں ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ خاکسار محمد شفیع اکونٹس کلرک جیفس کالج لاہور (۲) خاکسار کی لڑکی عمر ۲ سال

مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

(خدا کا گھر بنانے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا)

احمدی بہنوں کی خدمت میں

احباب کے لئے یہ اطلاع مسرت کا باعث ہوگی کہ واشنگٹن (امریکہ) اور ہیگ (ہالینڈ) میں مساجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے زمین خرید لی گئی ہے۔ ہر دو جگہوں پر خانہ خدا کی تعمیر انشاء اللہ جلد شروع ہو جائیگی۔ ابتدائی اخراجات کا اندازہ دو لاکھ روپے کے قریب ہے۔ جو بہت جلد درکار ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے۔ کہ جس طرح لندن مسجد کی تعمیر میں احمدی مستورات نے حصہ لیا تھا۔ اسی طرح یہ مساجد بھی صرف احمدی بہنوں کی قربانی سے تعمیر کی جائیں۔ اس لئے حضور کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدی بہنیں ان ممالک میں مسجد کی تعمیر کے لئے دل کھول کر حصہ لیں۔ لجنات اماء اللہ ہر جگہ منظم کوشش کریں اور جلد سے جلد اپنے اپنے شہر اور گاؤں کے وعدوں کی مکمل فہرستیں حضور کی خدمت میں بھجوا دیں۔ چونکہ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اسلئے بہتر ہوگا۔ کہ وعدوں کی رقوم جلد سے جلد ادا کر دی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی بہن کو اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے

وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ایک ممتاز رکن۔ ڈاکٹر غفور الحق

اللّٰھم اغفرہ واکرم نزلہ

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

(۱)

تھوڑے ہی دن ہوئے میں ایک ذاتی کام کے سلسلہ میں چنیوٹ گیا ہوا تھا وہاں مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب شدید بیمار ہیں اور وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ میں چونکہ گذشتہ دو سال سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمراہ کوئٹہ جا رہا ہوں اور مجھے ڈاکٹر صاحب موصوف سے تعارف حاصل تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر یہ خبر سن کر مجھے اضطراب محسوس ہوا اور دل میں خیال آیا کہ الفضل میں یہ خبر کیوں نہ شائع ہوئی۔ اگر ایسی حالت تھی تو ان کے لواحقین کو چاہیئے تھا کہ اخبار میں بھی اعلان کرا دیتے تاکہ دوستوں کو ان کے لئے دعا کی تحریک ہو جاتی۔ مگر تھوڑی ہی دیر گذری تو الفضل آ گیا اور میں نے دیکھا کہ اس میں مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کی طرف سے ان کے لئے دعا کی۔ درخواست کا اعلان موجود تھا مگر پھر بھی یہ خیال تک نہ تھا کہ وہ اتنی جلدی داغ مفارقت دے جائیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دل کے بعض امراض نہایت خوفناک ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی انسانی ذہن فوری طور پر کسی مرض کے آخری نتیجہ کی طرف نہیں جاتا اور انسان اللہ تعالےٰ کے فضلوں پر یقین رکھتے ہوئے شفا کی امید رکھتا ہے۔ یہی احساس مجھے تھا اور میں سمجھتا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے چاہا تو انہیں شفا ہو جائے گی۔ گو ان کی بیماری کی خبر سن کر دل کو انشراح نہیں تھا۔ اور خطرہ زیادہ غالب نظر آتا تھا۔ مگر بہرحال یہی امید و بیم کا سلسلہ جاری تھا کہ دوسرے دن ربوہ میں ان کی وفات کی اطلاع پہنچ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرنا ہر ایک نے ہے اور ہر شخص خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اپنے رب کے حضور ایک دن حاضر ہو جائے گا۔ ہمارے غم بشریت کے لحاظ سے اپنے اندر وزن بھی رکھتے ہیں اور ہمارا ان کو محسوس کرنا شریعت نے جائز بھی قرار دیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ انسان خوش قسمت کہلانے کا مستحق ہے جو اپنی زندگی میں لوگوں کے لئے مفید وجود ثابت ہوا اور جس کی موت پر لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ ایک کارآمد وجود دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر غفور الحق صاحب کی وفات پر اسی قسم کے جذبات میرے اندر پائے جاتے تھے اور میں نے دیکھا کہ ان سے تعلق رکھنے والا ہر شخص اس وفات پر اپنے دل میں سخت قلق محسوس کرتا تھا۔

میں کوئٹہ میں پہلے بھی دو تین دفعہ جا چکا ہوں مگر ہجرت کے بعد گذشتہ دو سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ مجھے دونوں موسم گرما کوئٹہ میں گذارنے کا موقع ملا ہے۔ اس عرصہ قیام میں میرے دل پر نہایت گہرے طور پر یہ اثر ہوا کہ ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب کو اللہ تعالےٰ نے کئی قسم کی خوبیوں سے نوازا ہے اور اب جبکہ وہ وفات پا کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان کے متعلق اپنے بعض تأثرات کا اظہار کر دوں تاکہ اور دوستوں کے دلوں میں بھی ان کے لئے دعا کی تحریک پیدا ہو۔

میرے نزدیک ڈاکٹر غفور الحق صاحب کی پہلی اور بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندانِ نبوت کے افراد سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ اس عقیدت اور اخلاص کے نظارے تو دیکھنے والوں نے بارہا دیکھے مگر یہ ایک عجیب بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات سے صرف چند دن پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں ڈاکٹر صاحب کی اس عقیدت کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ اس خطبہ میں حضور نے فرمایا:۔

"میں دو سال سے کوئٹہ جا رہا ہوں۔ وہاں ہمارے ہی ضلع کے دوست ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب ہیں۔ میں نے دونوں سال تجربہ کیا ہے کہ وہ جب کوئی چیز گھر لے جاتے تھے تو اس کی ایک ٹوکری ہمیں بھی بھیج دیتے تھے۔ مثلاً انگور نکلنے شروع ہوئے اور انہوں نے بازار سے گھر کے لئے کچھ انگور خریدے تو ایک ٹوکری زائد خرید کر وہ ہمارے لئے بھی بھیج دیں گے۔ یا خربوزے نکلے اور انہوں نے اپنے استعمال کیلئے کچھ خربوزے خریدے ہیں تو کچھ خربوزے وہ ہمیں بھی بھیج دیں گے وہ چیزیں اس طرح متواتر آتی تھیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ وہ اپنے گھر لے جا رہے تھے کہ ہماری محبت کی وجہ سے انہوں نے ہمیں بھی اس میں سے ایک حصہ بھیج دیا"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ دسمبر ۱۹۴۸ء)

یہ الفاظ اس گہری محبت کے آئینہ دار ہیں جو ڈاکٹر صاحب کے دل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندانِ نبوت کی پائی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ میں نے خود تو نہیں دیکھا لیکن مکرم خان ضیاء الحق خانصاحب سے میں نے سنا ہے کہ حضرت امیر المومنین نے ایک دفعہ انہیں اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ:۔

"آپ میرے بچوں کی طرح ہیں"

وہ بتاتے تھے کہ اس تحریر کے ملنے پر ڈاکٹر صاحب اس قدر خوش ہوئے کہ وہ جامے میں نہیں سماتے تھے اور اس میں کیا شبہ ہے کہ ان کی یہ خوشی بالکل بجا تھی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کوئٹہ میں ورود کی خبر پاتے ہی ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب اور بعض دوسرے دوستوں میں ایک دلچسپ مقابلہ شروع ہو جاتا۔ اور ہر دوست کی یہ خواہش ہوتی کہ وہ حضور، حضور کے اہل بیت اور قافلہ کے دوسرے اصحاب کی خدمت کا سب سے پہلے شرف حاصل کرے۔ اس مقابلہ میں کبھی کوئی دوست سبقت لے جاتا اور کبھی کوئی۔ لیکن بہرحال یہ مقابلہ بڑا ایمان افروز ہوتا تھا۔ اور اس سے ان جذباتِ اخلاص کا پتہ چلتا تھا جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہماری جماعت کے دوستوں کے قلوب میں پیدا کئے ہوئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوئٹہ میں تشریف آوری کے موقعہ پر عموماً میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کے سپرد کاروں کا انتظام کیا جاتا تھا۔ جب حضور تمام دوستوں سے مصافحہ فرما لیتے تو اس کے بعد حضور اور حضور کے خاندان کی خواتین مبارکہ کو سٹیشن سے فرودگاہ تک پہنچانے کیلئے ڈاکٹر صاحب ایک مستعد اور فرض شناس خادم کی طرح اپنا فرض سرانجام دیتے تھے۔ اور اس میں وہ ایک روحانی لذت اور سرور محسوس کرتے تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کی عقیدت کا اس امر سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور کے قیام کوئٹہ کے دوران میں باوجود سخت مصروف ہونے کے وہ روزانہ ایک دو دفعہ پارک ہاؤس میں جہاں حضور کا قیام تھا ضرور تشریف لاتے اور حضور اور حضور کے خاندان کے افراد اور دوسرے ہم سفر احباب کی خیریت دریافت کرتے اور پتہ لگاتے کہ کوئی کام تو نہیں اور اگر کوئی کام ان کے سپرد کیا جاتا تو اس کی سرانجام دہی میں وہ بڑے شوق سے حصہ لیتے۔

ڈاکٹر غفور الحق صاحب کی موٹر تو حضور کے قیام کوئٹہ کے دوران میں حضور اور حضور کے خاندان کیلئے وقف کا رنگ رکھتی تھی۔ لیکن جب کبھی جلسوں یا دعوتوں کے وغیرہ کے موقعہ پر زیادہ موٹروں کی ضرورت ہوتی تب بھی ڈاکٹر صاحب ہمیشہ پیغام ملنے پر نہ صرف کاروں کا انتظام کر دیتے بلکہ خود یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا موٹریں صحیح وقت پر پہنچتی ہیں یا نہیں، مریضوں کو چھوڑ کر پارک ہاؤس میں پہنچ جاتے ان کی یہ کوشش اور خواہش ہوتی تھی کہ حضور اور حضور کے خاندان کے افراد کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اور جو بھی خدمت ان کے سپرد ہو وہ احسن طور پر انجام پذیر ہو۔ (باقی)

گریجوایٹ، مولوی فاضل اور میٹرک پاس تجربہ کار کلرکوں کی ضرورت ہے

"زندگی وقف کرنا عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے"

"ہر شخص جو دنیا پر لات مار کر دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے اور ہر باپ جو اپنی اولاد کو تعلیم دلا کر دین کے لئے وقف کرتا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت ہے جس سے اسلام زندہ رہ سکتا ہے"

(خطبہ جمعہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۰ء)

حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان زندگی وقف کر کے وہ ایمان کے اس درجہ قائم نہ ہو اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا نہیں ہو سکتا حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام ان احباب سے گذارش ہے جو عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کیلئے وقف کریں۔ خصوصاً میٹرک پاس تجربہ کار کارکنوں۔ اکاؤنٹنٹوں اور گریجوایٹ اور مولوی فاضل دوست اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہیں

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید

خاتم النبیین کے معنے اور امتی نبی!

حضرت عیسٰے علیہ السلام ہرگز امتی نبی قرار نہیں پا سکتے

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(۱)

احراری اخبار "آزاد" نے لکھا ہے کہ:-

"حضرت عیسٰے نبی اللہ آئیں گے اور ضرور آئیں گے اور اس حیثیت سے آئینگے کہ وہ اسرائیل کے نبی ہوں گے - اور آنحضرت کے امتی - اگر شاہ ایران کی پاکستان میں آمد پر خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل ہی رہتے ہیں - تو حضرت عیسٰے ع کی آمد پر بھی حضور نبی اکرم خاتم النبیین ہی رہیں گے - اور حضرت عیسٰے ع حضور کے امتی بن کر آئیں گے"۔ (۲۰ فروری ۵۳ء)

قارئین کرام! اس عبارت پر غور فرمائیں گے۔ تو انہیں مندرجہ ذیل نتائج اخذ کرتے پڑیں گے:-

(۱) حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنی آمد ثانی میں بھی نبی اللہ ہوں گے - مگر وہ اسرائیل کے نبی ہونگے

(۲) حضرت عیسٰی علیہ السلام کی یہ نبوت خاتمیت محمدیہ کے منافی نہ ہوگی - کیونکہ وہ آنحضرت کے امتی ہوں گے -

(۳) جس طرح شاہ ایران کے پاکستان آنے کے باوجود خواجہ ناظم الدین صاحب گورنر جنرل رہیں گے اسی طرح حضرت عیسٰے کی آمد کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین رہیں گے

یہ تینوں نتائج مندرجہ بالا عبارت سے بالبداہت ثابت ہیں - اور کوئی سمجھدار انسان ان کا انکار نہیں کر سکتا - یہ امر موجب خوشی ہے - کہ شاہ ایران کی پاکستان میں تشریف آوری نے ہمارے بھائیوں کو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی آمد ثانی کے لئے ایک تاویل کرنے کا موقعہ پیدا کر دیا ہے - اس تاویل کے وقت انہوں نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ بعض اوقات عام مومنوں کو انبیاء علیہم السلام بلکہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے تشبیہہ دی جا سکتی ہے ایسی تشبیہہ سے کسی نبی کی توہین لازم نہیں آتی اب آئیے "آزاد" کی اس تاویل کا جائزہ لیں -

(۲)

میرا خیال ہے کہ اس تاویل کے وقت ایڈیٹر صاحب آزاد کے ذہن سے خاتم النبیین کے اپنے معنے نظرانداز ہو گئے تھے - ورنہ وہ کبھی ایسی تاویل پیش نہ کرتے - جس سے سراسر احمدیہ نقطۂ نگاہ کی تائید ہوتی ہے - انہوں نے "خاتم النبیین" کو "گورنر جنرل" کے مقابلہ پر رکھا ہے - حالانکہ ان لوگوں کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے "نبیوں کو بند کرنے والا" کے ہیں اور "گورنر جنرل" میں اس قسم کا کوئی مفہوم نہیں پایا جاتا - بلکہ گورنر جنرل وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت متعدد گورنر ہوں - پاکستان ابھی نئی مملکت ہے - اور چونکہ ابھی تک وہ دولت مشترکہ میں شامل ہے - اس لئے اصطلاحی طور پر گورنر جنرل ابھی تک شاہ برطانیہ کا نمائندہ ہے - لیکن درحقیقت اور از روئے لغت گورنر جنرل کا لفظ حاکم اعلٰے کے معنوں میں ہے - اور بلاشبہ یہ درست ہے - کہ انبیاء و مرسلین میں ہمارے آقا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم حاکم اعلٰے یا گورنر جنرل ہیں اور یہی وہ مفہوم ہے - جو بانی سلسلہ احمدیہ کے الہام "پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار" میں بیان کیا گیا ہے - ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کا یہ مفہوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے تو تمام نعمتوں کے دروازے کھولتا ہے - مگر کسی ایسے نبی کی آمد کو جائز قرار نہیں دیتا - جس نے فیض نبوت حضور ع کی اتباع سے حاصل نہ کیا ہو - میں پوچھتا ہوں کہ جب ہمارے غیر احمدی بھائیوں کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے "سب نبیوں کو بند کرنے والا" کے ہیں اور الف لام استغراقی کا ہے تو حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بند نہ ہونے کے کیا معنے ہیں؟ بھائیو! یا تو یہ تسلیم کریں کہ خاتم النبیین کے یہ معنے غلط ہیں اور ایک نوع نبوت کی جاری ہے اور یا پھر کم از کم یہ تو مانیں کہ حضرت عیسٰے نبی اللہ ہرگز نہیں آ سکتے - آپ لوگ تو جماعت احمدیہ پر الزام لگایا کرتے ہیں کہ وہ خاتم النبیین کے معنوں میں تاویل کرتی ہے - مگر آپ لوگ خود کیا غضب کر رہے ہیں کہ خود ہی ایک معنے معین کرتے ہیں اور پھر محض حضرت عیسٰے علیہ السلام کو لانے کے لئے اپنے معنوں میں بھی تاویل کرنے لگ جاتے ہیں - یہ تو وہی بات ہے کہ

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

(۳)

جناب ایڈیٹر صاحب "آزاد" کا قول کہ "حضرت عیسٰے علیہ السلام اسرائیل کے نبی ہوں گے" بھی قابل غور ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمان ان کی نبوت کا اعتراف نہ کریں گے - اور ان کی آمد پر ان کے انوار و برکات نبوت سے مستفیض نہ رہیں گے - اس صورت میں ان کے مسلمانوں میں آنے کے معنے ہی کیا ہوئے؟ ہاں اگر اس فقرہ سے ایڈیٹر صاحب کا مطلب آیت قرآنی "ورسولا الی بنی اسرائیل" کی تصدیق کرنا ہے تو یہ درست ہے - مگر اندریں صورت یہ سوال پیدا ہو گا کہ یہ تصدیق تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پہلی آمد سے ہو چکی ہے - اس کے لئے دوبارہ آسمان سے اترنے کی کیا ضرورت ہے؟ نیز یہ کہ اگر اس کے لئے حضرت مسیح ع کا دوبارہ آنا ضروری تھا - تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا کیوں ضروری نہیں؟ بہرحال ایڈیٹر صاحب "آزاد" کو یہ مسلم ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنی دوسری آمد کے وقت بھی ضرور نبی ہوں گے اور یہ ظاہر ہے کہ نبی بے ضرورت نہیں آیا کرتے اسلئے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ضرورتِ نبوت اور باقی ہے - ورنہ ایک نبی کا آنا عبث ٹھہرتا ہے

(۴)

جناب ایڈیٹر صاحب "آزاد" حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بطور امتی نبی آنے کو خاتم النبیین کے منافی نہیں قرار دیتے اس پر محترم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل نے اپنے اخبار کی اشاعت ۱۹ فروری و ۲۲ فروری میں ادارتی نوٹوں میں لکھا ہے کہ اس صورت میں فرق صرف پرانے امتی نبی اور نئے امتی نبی کا رہ جائے گا - میرے نزدیک اس بحث کے لئے پہلے امتی نبی کی اصطلاح کے معنے معین کر لینے ضروری ہیں - تا کوئی غلط فہمی نہ پیدا ہو اور پھر غور کر لیا جائے کہ آیا حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنی آمد ثانی میں (علی سبیل الفرض) امتی نبی قرار پا سکتے ہیں؟ ہمارا دعوٰے ہے کہ حضرت عیسٰے ع بالفرض اگر دوبارہ آ بھی جائیں - تب بھی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی نبی نہیں قرار پا سکتے - امتی نبی کے معنے کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

الف "امتی ہونے کے بجز اسکے اور کوئی معنے نہیں کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعہ سے رکھتا ہو"۔ (ریویو بر مباحثہ ص۶)

ب "جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے"۔ (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۱۵۰)

ج "اللہ عز و جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی - اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا - یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

ان تینوں عبارتوں سے ثابت ہے - کہ امتی نبی کا صرف یہ مفہوم ہے کہ اس شخص نے اپنا ہر ایک کمال نبیٔ متبوع کی پیروی سے حاصل کیا ہو - لیکن گذشتہ انبیاء میں سے کوئی خاتم النبیین نہ تھا اور نہ ہی کمالات نبوت بخشنے کی اس میں طاقت تھی - یہ بلند مقام صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا - اسلئے امتی نبوت کا دروازہ صرف ان لوگوں کے لئے کھلا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں جملہ کمالات حاصل کریں -

(۵)

اصطلاحِ امتی نبی کی تعریف کے مطابق یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے براہ راست نبوت پا چکے ہیں وہ کسی طرح سے اب امتی نبی نہیں قرار پا سکتے وہ مستقل نبی ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"اب جبکہ یہ بات طے پا چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں - تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلے اللہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کو آسمان سے اتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا کہ وہ امتی ہیں اور ان کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے کس قدر بناوٹ اور تکلف ہے - جو شخص پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے - اس کی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہرے گا - کہ اسکی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوت سے مستفاد ہے اور اگر اس کی نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مستفاد نہیں ہے تو پھر وہ کن معنوں سے امتی کہلائے گا"

(رسالہ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ص۶)

پس ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰے ع ہرگز ہرگز امتی نبی نہیں کہلا سکتے اسلئے ان کے لئے امت محمدیہ میں آنے کا کوئی موقعہ نہیں - نبی دنیا میں افاضہ کمالات کے لئے آتے ہیں - شاہ ایران کی طرح جو مستقل بادشاہ ہیں کسی گورنر جنرل کے علاقہ میں بطور سیاح و مہمان نہیں آیا کرتے - اسلئے جب یہ تسلیم کر لیا گیا - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی آ سکتا ہے اور ایسے امتی نبی کی آمد سے خاتمیت محمدیہ میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوتا - تو کیوں نہ صحیح طریق سے اس امتی نبی کو مانا جائے جس نے امت محمدیہ میں سے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہر کمال حاصل کیا ہے اور جو علی الاعلان کہتا ہے ؎

ایں آتشم ز آتش مہر محمدی است
وایں آب من ز آب زلال محمد است

روزنامہ ـــــــ الفضل ـــــــ لاہور

۵ مارچ ۱۹۵۰ء

انسانیت کے نام پر

کلکتہ اور اس کے نواح میں مسلمانوں پر جو ظلم وستم توڑے گئے ہیں۔ وہ کسی حکومت کے لئے بھی قابل فخر نہیں ہیں۔ یہ مظالم صرف اتفاقی نہیں کہے جاسکتے۔ کیونکہ ہند میں پچھلے دنوں نہ صرف مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے لیڈروں نے علی الاعلان مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو اکسایا بلکہ ثابت ہے کہ منظم طور پر اقلیت پر حملے کئے۔ اور ان کی جائدادیں تباہ کیں۔ اور ان کو شہر بدر ہونے پر مجبور کیا۔ یہ صورت حال نہایت افسوسناک ہے۔ اور کوئی عذر ان مظالم کی پردہ پوشی نہیں کر سکتا ہر ملک جس کا اقوام عالم کے سامنے یہ دعوےٰ ہو۔ کہ وہ ایک جمہوری حکومت ہے۔ اور ہر شخص خواہ کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتا ہو ہر معاملہ میں برابر کا حقدار ہے۔ اس ملک میں مذہبی یا قومی تعصب کی بناء پر اکثریت اقلیت پر ظلم کرے۔ تو اس سے سراسر اس ملک کی حکومت پر الزام آتا ہے۔ اور نہ صرف اس کی بدنامی کا باعث ہے۔ بلکہ اس کے استحکام کے لئے بھی [illegible] نہیں:

ہم انسانیت کے نام پر حکومت ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد ایسا انتظام کرے کہ ان ہولناک واقعات کا اعادہ آئندہ ناممکن ہو جائے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گی تو وہ یقیناً اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کریگی۔

ہم یہ اپیل حکومت ہند سے ہی نہیں بلکہ ہند کی اکثریت سے بھی کرتے ہیں۔ اور یہ اپیل صرف انسانیت کے نام پر کرتے ہیں کیونکہ ہر ملک کی اکثریت کا یہ فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کے جان ومال کی حفاظت کرے:

کمین یا معین

جن برائیوں میں اس زمانے کے مسلمان مبتلا ہو گئے ہیں ایک ان میں نسلی وغیرہ امتیازات ہیں اسلام نے ہر طرح کے امتیازات کو مٹانے کی تاکید کی ہے۔ صرف تقوےٰ میں ایک دوسرے پر فوقیت کے درجات تسلیم کئے ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے جہاں اور دین کی باتوں کو ترک کر دیا ہے وہاں اس اصول کو بھی فراموش کر دیا ہے۔ اور محض دنیوی چیزوں کو وجہ امتیاز سمجھ لیا ہے۔ اس سے معاشرہ میں بہت سی برائیاں راہ پاگئی ہیں اب بعض لوگوں کی توجہ اس طرف بھی ہوئی ہے اور وہ اس ناہمواری کو دور کرنے کے خواہشمند ہیں۔ چنانچہ کوثر ۲۸ فروری میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس سے ذیل میں ہم ایک ٹکڑا نقل کرتے ہیں:-

میر احمد شاہ صاحب منسٹر ایبات نے دیہات کی پسماندہ اور پست مقام آبادی کو سربلند ومعزز بنانے کے لئے یہ تدبیر سوچی ہے کہ ان کو سرکاری کاغذات میں کمین کے بجائے معین لکھا جائے۔ چنانچہ پنجاب گزٹ کی ایک اشاعت میں پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۸۸۷ء کے الفاظ "کاریگر اور کمیون" کو بدل کر "دیہاتی معینوں" کر دیا گیا ہے۔

جہاں تک میر احمد شاہ صاحب کی نیک نیتی اور کوشش کا تعلق ہے۔ اس کا اعتراف نہ کرنا ظلم ہے۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اصل مرض لفظوں کا استعمال نہیں۔ بلکہ اس معاشی معاشرتی اور انسانی "مرتبے" کا ہے۔ جو دیہاتی کاریگروں اور خدمتگاروں کو اور غیر اسلامی قانون اور تہذیب نے دے دیا ہے۔ اس مرض کو لفظی لیپا پوتی سے دور نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ اس کے لئے پس ماندہ اور پست طبقوں کو قانوناً اور معاشرتاً بلند کرنے کی ضرورت ہے:

(۲۸ فروری ۱۹۵۰ء ص۲)

مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں علماء کے دوسرے جھگڑوں کو مٹانے کی کوشش فرمائی۔ وہاں آپ نے معاشرہ کی اصلاح کے لئے بھی پوری پوری توجہ دی۔ اور اپنی جماعت سے تمام ان برائیوں کو مٹا دیا۔ جو مسلمانوں کو دین سے پرے ہٹانے والی ہیں۔ چنانچہ ایک طرف تو آپ نے رفع یدین آمین بالجہر اور اسی قسم کے دوسرے جھگڑوں کا قلع قمع کیا۔ تو دوسری طرف آپ نے اسلامی شعار اختیار کرنے اور غیر اسلامی رسومات ترک کرنے پر زور دیا۔ اور عملاً ان معاشرتی بیماریوں کا علاج فرمایا۔ یہاں تک کہ دوسروں کو بھی یہ امر تسلیم ہی کہ جماعت احمدیہ ان برائیوں سے مبرا ہے۔ ذیل میں ہم ایک شہادت پیش کرتے ہیں۔

"آج احمدیہ جماعت یا مرزائی فرقہ کیوں ترقی کر رہا ہے؟ صرف اس لئے کہ وہ مسلمان جنہیں اہل سنی اور حنفی برادران ملت نے مساوات کا حق نہ دیا۔ قادیانی مرزا اور اس کی امت انہیں اخوت ومساوات کے پورے پورے حقوق دیتی ہے۔ وہ عملی طور پر اس کی پابند ہے۔ وہاں پیشے ذات پات کی تمیز نہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بیشتر لوگ اس لئے قادیانی مذہب اختیار کرتے ہیں کہ اس سوسائٹی میں انہیں پیشے اور برادری کی بناء پر کمینہ اور ذلیل نہیں سمجھا جاتا۔ وہ اپنی ملت قادیانیہ کے ایک اعلےٰ رکن کی حیثیت سے باعزت زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔ اور ان پر باہم عملی مساوات کا یہ ثبوت ہے۔ کہ ازدواج ومناکحت کے سلسلے میں وہاں اعلےٰ وادنےٰ کی کوئی تمیز نہیں۔ میں بیشتر ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو جب ہمارے درمیان تھے تو "کمین" تھے۔ لیکن اس کمینگی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے احمدیت قبول کی"

(مسلمانوں میں عملی مساوات صفحہ ۱۴)

جہاد بالسیف

(۴)

مودودی صاحب کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ غیر مسلم مغربی اقوام "جہاد" کے متعلق کیا تصور رکھتی ہیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیا یہ محض بے بنیاد پروپیگنڈا ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ پادریوں نے مغربی ممالک میں اس تصور کو بڑی مبالغہ آمیز اہمیت دی ہے۔ اور نہ صرف یورپ میں بلکہ ہندوستان میں بھی انہوں نے عیسائیت کی تبلیغ میں اسکو ایک کاری ہتھیار سمجھ کر استعمال کیا ہے۔ لیکن پادری تو دشمن اسلام ہیں ہی وہ جو کچھ کرتے تھوڑا ہے۔ ہمارے سوچنے والی بات یہ ہے کہ پادریوں کو ایسا موقعہ کس نے دیا؟ مشہور قول ہے کہ

تا نہ باشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا

اگر خود مسلمانوں نے جہاد کا یہ غلط تصور نہ بنایا ہوتا اگر خود بعض علماء کی تحریریں اور بعض جوشیلے مسلمانوں کی حرکات واعمال سے اس قسم کی "جہاد" کی تائید نہ ہوتی۔ تو ناممکن تھا کہ عیسائی پادریوں کو یہ خطرناک ہتھیار اسلام کے خلاف استعمال کرنے کا موقعہ ملتا۔ یہ موقعہ تو ہم نے خود ان کو دیا۔ اور خود ہم نے جہاد کے ایسے ایسے غلط معنے کئے کہ انہوں نے ہمارے علماء ہی کی تحریریں پیش کر کرکے لوگوں کو اسلام کے خلاف کرنا شروع کر دیا۔ اور انہوں نے بقول مودودی صاحب ہماری وہ تصویر کھینچی کہ جس کو دیکھ کر ہم خود بھی شرما گئے۔ پھر بتایا جائے کہ کیا "جہاد" کے ایسے غلط تصور کا قلع قمع کرنا ضروری نہیں تھا؟

مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف مسلمانوں کی توجہ نہایت تحدی سے اس طرف دلائی۔ بلکہ اس ضمن میں پادریوں کی جدوجہد کی پرزور مذمت کی اور حکومت سے درخواست کی کہ وہ پادریوں کو اس بات سے روکے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"اس جگہ ہمیں یہ بھی افسوس سے لکھنا پڑا کہ جیسا کہ ایک طرف جاہل مولویوں نے اصل حقیقت جہاد کی مخفی رکھ کر لوٹ مار اور قتل انسان کے منصوبے عوام کو سکھائے اور اس کا نام جہاد رکھا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف پادری صاحبوں نے بھی یہی کارروائی کی۔ اور ہزاروں رسالے اور اشتہار اردو اور پشتو وغیرہ زبانوں میں چھپوا کر ہندوستان اور پنجاب اور سرحدی ملکوں میں اس مضمون کے شائع کئے۔ کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ اور تلوار چلانے کا نام اسلام ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام نے جہاد کی دو گواہیاں پاکر یعنی ایک مولویوں کی گواہی اور دوسری پادریوں کی شہادت اپنے وحشیانہ جوش میں ترقی کی۔ میرے نزدیک یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہماری محسن گورنمنٹ ان پادری صاحبوں کو اس خطرناک افترا سے روک دے جس کا نتیجہ ملک میں بے امنی اور بغاوت ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ پادریوں کے ان بے جا افتراؤں سے اہل اسلام دین اسلام کو چھوڑ دینگے۔ ہاں ان وعظوں کا ہمیشہ یہی نتیجہ ہوگا کہ عوام کے لئے مسئلہ جہاد کی ایک یاددہانی ہوتی رہے گی۔ اور وہ سوتے ہوئے جاگ اٹھیں گے۔" (رسالہ جہاد ص۸)

جو کچھ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نفس جہاد بالسیف سے جیسا کہ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ اور جو ہر مسلمان پر فرض کیا گیا ہے انکار نہیں کیا۔ اور نہ اسکو منسوخ قرار دیا ہے۔ بلکہ آپ نے [illegible] غلط تصور جہاد کی مخالفت کی ہے۔ جو مولویوں نے اٹھایا اور جسکو لے کر پادریوں نے اسلام کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔ اور عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ایک کاری ہتھیار بنا لیا۔ (باقی)

❋ ❋ ❋

اجلاس جناب صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات
بہ اختیارات کلکٹر

غلام حیدر ولد مرزا۔ سلطان احمد۔ نعیم احمد پسران خلق محمد بولایت غلام حیدر چچا بالغان اقوام جٹ سکنہ بھیکھہ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات

بنام

بلونت رام ولد میاداس قوم اروڑہ سکنہ بھیکھہ۔ تحصیل پھالیہ
ننگ الرہن رقبہ موضع۔ بھیکھہ۔ تحصیل پھالیہ
مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر کسی قسم کا ہو۔ تو مورخہ ۳/۵ ۴ ۲ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

۲/۵ ۲۰

دستخط حاکم ....
(مہر عدالت) ....

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب کیمل پور

مقدمہ ۱۵۸ سنہ

گلاب شاہ ولد لعل شاہ پٹھان۔ غلام نبی ولد گلباز قوم لیار سکنہ ... تحصیل اٹک

بنام

دھن راج۔ جانکی داس پسران گوکل چند اروڑہ سکنہ کامل پور موسیٰ۔ تحصیل اٹک
محکمہ آبادکاری۔ کیمل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسئول علیہم کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسئول علیہم ہندوستان میں کسی نامعلوم مقام پر جا چکے ہیں۔ لہٰذا ان کے نام نوٹس زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی۔ بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسئول علیہم مذکوران نے اصالتاً وکالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ ہذا نہ کی تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ نہ کی جائے گی۔ اور ان کی غیر حاضری میں مقدمہ مسموع ہو کر فیصلہ ہو گا۔
آج بثبت دستخط میرے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔
تاریخ پیشی ۲/۵ ۱۷

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد اکبر صاحب بی۔ اے (آنرز) ایل ایل بی پی سی ایس سینئر سب جج درجہ اول بہادر
ضلع شیخوپورہ

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۶ بابت سال ۱۹۵۹ء
حکیم دین محمد ولد حکیم عمر الدین قوم شیخ ساکن شرقپور تحصیل شاہدرہ — مدعی

بنام دیانا تھ ولد ٹھاکر داس قوم کھتری عرف ... ساکن شرقپور تحصیل شاہدرہ حال مشرقی پنجاب — مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ تین صد روپیہ بروئے پرونوٹ ہر گاہ مدعا علیہ مذکور کی نسبت رپورٹ پیادہ آئی ہے۔ کہ وہ ترک سکونت کر کے بلا پتہ ہندوستان چلا گیا ہے۔ معمولی طریق سے اس پر تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کر کے مدعا علیہ مذکور کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتقرر ۳/۵۰ ۲ حاضر عدالت ہذا آکر اصالتاً۔ وکالتاً یا مختارتاً پیروی و جواب دہی مقدمہ کریں۔ ورنہ آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۱/۵ ۲ بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔
مہر عدالت ......

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب کیمبلپور

مقدمہ ۶۶ سنہ

نورنشاں زوجہ عبدالکریم سول بازار کیمبل پور

بنام

(۱) ایسرداس ولد کرم چند اروڑہ سکنہ کیمبل پور
(۲) محکمہ آبادکاری۔ کیمبل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسئول علیہ کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے گئے۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں کسی نامعلوم مقام پر چلا گیا ہے لہٰذا ان کے نام نوٹس زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسئول علیہ مذکور نے بمقرر اصالتاً۔ وکالتاً۔ مختارتاً حاضر عدالت ہذا آکر پیروی مقدمہ ہذا نہ کی۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔ اور اس کی عدم حاضری میں مقدمہ مسموع ہوگا۔ اور فیصلہ ہوگا۔
آج بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

پنجاب یونیورسٹی شاہ ایران کو اعزازی ڈگری پیش کریگی

لاہور ۴ مارچ - پنجاب یونیورسٹی ۹ مارچ ۱۹۵۰ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں ایک خاص کانووکیشن منعقد کر رہی ہے۔ جس میں اعلیٰ حضرت شاہ ایران کو ایک اعزازی ڈگری دی جائے گی۔

پنج کے فوراً بعد اعلیٰ حضرت کی شاہی سواری گورنمنٹ ہاؤس سے یونیورسٹی ہال تک پہنچے گی۔ لاہور میں ان کی یہ دوسری شاہی سواری ہو گی۔ پہلا شاہی جلوس ۸ مارچ کو اعلیٰ حضرت کی تشریف آوری کے بعد ۴ بجے کے قریب ہوائی اڈے سے گزرے گا۔ دوسرے جلوس کا رستہ پہلے سے مختصر ہو گا۔ مگر یہ رستہ شہر کے سب سے آراستہ حصے پر مشتمل ہو گا۔ گورنمنٹ ہاؤس سے یونیورسٹی تک جن لوگوں کے کاروباری ادارے یا رہائشی مکان مال روڈ پر ہیں وہ اپنے اپنے حصے کے تزئین و آرائش میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی فکر میں ہیں، ہر جگہ جھنڈے جھنڈیاں۔ محرابیں اور خیر مقدم کے دیگر نشان قائم کئے جا رہے ہیں۔

اسی سہ پہر کو اعلیٰ حضرت گورنمنٹ ہاؤس سے کینال بنک کے راستے شالامار باغ جائیں گے۔ جہاں آپ کے اعزاز میں لاہور کے شہریوں نے ایک عظیم الشان استقبالیہ دعوت کا اہتمام کر رکھا ہے۔ شہریوں کی طرف سے لاہور کے میئر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کریں گے۔

رات کے ۹½ بجے کے قریب اعلیٰ حضرت ایک اور مجلس استقبالیہ میں شریک ہوں گے۔ جو پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی گراونڈ میں منعقد ہو گی۔ گورنمنٹ ہاؤس سے لے کر اسمبلی چیمبر تک کی عمارات پر دیگر آرائش کے ساتھ ساتھ رنگ برنگے قمقموں کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔

اٹلی میں ہونے والا تجارتی میلہ
پاکستان کو شرکت کی دعوت مل گئی

کراچی ۴ مارچ حکومت اطالیہ کی طرف سے حکومت پاکستان کو اٹلی میں ہونے والے تجارتی میلہ میں شمولیت کی دعوت ملی ہے یہ میلہ ۹ ستمبر سے ۲۷ ستمبر تک جاری رہے گا۔ اور اس کا مقصد اسلامی ممالک اور یورپ کے ملکوں کے درمیان گہرے تجارتی روابط استوار کرنا ہے۔ گذشتہ میلہ ستمبر ۱۹۴۹ء میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں کئی پاکستانی تاجروں نے اپنے سٹال نصب کئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالوی حکومت نے پاکستان کے کئی ایوان ہائے تجارت کو علیحدہ دعوت نامے بھی ارسال کئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسلامی ملکوں کے علاوہ امریکہ، برطانیہ سپین چیکوسلواکیہ چین اور جاپان کو بھی دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔

سہ طاقتی کانفرنس ایشیائی مسئلہ پر غور کریگی

لندن ۴ مارچ۔ گرچہ اب تک ایسی کوئی سرکاری اطلاع نہیں موصول ہوئی ہے کہ اس موسم بہار میں صرف ایشیا پر غور کرنے کے لئے تینوں طاقتوں کی کانفرنس منعقد ہو گی۔ لیکن پیرس کے مبصرین کا اب یہ خیال ہے کہ ایسے اجلاس کو تقریباً یقیناً سمجھنا چاہیئے۔

ان کا کہنا ہے کہ یہ کانفرنس پیرس یا لندن میں منعقد ہو گی۔ برطانوی سفارتی نامہ نگاروں کا خیال ہے۔ کہ اگر ایسی کانفرنس ہوئی۔ تو اس کا انعقاد لندن میں ہو گا۔

جرمنی میں وسیع خفیہ ادارہ کی دریافت

برلن ۴ مارچ - برطانیہ اور امریکہ کے افسران نے ایک ایسے وسیع خفیہ ادارہ کا پتہ لگایا ہے۔ جس کی سرکردگی جرمنی کے سابق شاہی خاندان کا ایک رکن کر رہا ہے۔ اس کی شاخیں سارے مغربی جرمنی میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ خاندان ہیپسبرگ کے کسی رکن کے زیر نگیں مقدس سلطنت روما کو بحال کیا جائے۔

اس ادارہ کا نام "امپیریل لیگ" ہے۔ اور برطانوی افسران کا کہنا ہے کہ اسکے پاس کافی سرمایہ ہے۔ لیگ کے جن ارکان سے سوال ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ فرانسیسی جرمن سرحد کے نزدیک ڈھائی لاکھ ڈالر پوشیدہ طور پر رکھے گئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ان کا ایک لیڈر اکثر جنوبی امریکہ اور جرمنی کے درمیان پرواز کرتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ادارہ کے ارکان ٹورسٹ ایجنسی کے پردہ میں کام کرتے ہیں۔ تحقیقات جاری ہے اور جرمن پولیس کی بھی امداد طلب کی گئی ہے۔ (اسٹار)

جعلی نوٹ چلانے والے گروہ کے خلاف کاروائی

لندن ۴ مارچ۔ سراغ رساں ایک ایسے یورپی گروہ کا سراغ لگانے میں تعاون کر رہے ہیں۔ جو بڑی تعداد میں ڈالر کے جعلی نوٹ چلا رہے ہیں۔ ان نوٹوں کی بڑی تعداد ۵۰ ڈالر کے نوٹوں کی شکل میں حاصل کر لی گئی ہیں۔

تحقیقات کے بعد پولیس کا خیال ہے۔ کہ ان نوٹوں کو چھاپنے والا پریس جرمنی میں ہے۔ اور گو یہ بالکل اصل کے مطابق نہیں ہیں۔ لیکن اصل شکل سے نادر قفیت کی وجہ سے ان نوٹوں کا یورپ میں چلانا آسان ہے (اسٹار)

برطانیہ میں پاکستانی تعلیمی تحریک

لندن ۴ مارچ - پاکستان کے علاوہ اب برطانیہ پاکستانی تعلیمی تحریک کا سب سے بڑا مرکز بن سکتا ہے یہ رائے برطانیہ عظمیٰ میں پاکستانی تعلیمی تحریک کے بانی مسٹر محمد عباس علی کی ہے۔

تحریک کے پہلے ہی سال میں شدید محنت کی وجہ سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اب یہاں ۳۰ ہزار پاکستانیوں کے لئے گنجائش پیدا کی جا سکتی ہے اگر وہ بھی مزید تعلیم کیلئے تعاون کرنا پسند کریں۔

لنڈن کے ایک اسکول کے استاد مسٹر محمد شوکت علی نے اسٹار کو بتایا کہ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ یہاں رہنے والے ناخواندہ بالغ پاکستانیوں کی جتنی بڑی تعداد کی مدد ممکن ہو کی جائے۔ ہم انہیں اس ملک کے قیام کو کارآمد بنا دیں گے۔ اور پاکستان واپس جا کر بھی وہ کارآمد شہری بن سکیں گے۔ اس وقت برطانیہ عظمیٰ میں اس تحریک کے سکول کھلے ہوئے ہیں۔ دو لنڈن میں ہیں کچھ بڑے صوبائی شہروں میں ہیں۔ لورپول اور برمنگھم میں دو دو اسکول ہیں۔ اور گلاسگو مانچسٹر لینڈ ہیں۔ کونسٹری اور کارڈف میں ایک ایک۔ موجودہ انتظامات کے ماتحت تقریباً ۳۰ ہزار پاکستانی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں (اسٹار)

عراقی طلباء کو ہسپانیہ کی دعوت

بغداد ۴ مارچ۔ ہسپانوی وزیر متعینہ بغداد ایم آر سٹکی نے اسٹار کو بتایا کہ ان کی حکومت کی خواہش ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی رابطے استوار کئے جائیں۔ ہسپانیہ اس کیلئے تیار ہے کہ عراقی طلباء میڈرڈ یونیورسٹی میں ہسپانوی حکومت کے خرچ پر مطالعہ کریں (اسٹار)

امریکی مصری مذاکرات

دمشق ۴ مارچ۔ اخبار "الانشاء" کا بیان ہے کہ شامی حکومت کو قاہرہ سے اس طرح کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عرب لیگ سے مجموعی معاہدہ کے متعلق امریکہ اور مصر میں مذاکرات ہو رہے ہیں۔ لیگ کونسل کے اجلاس کے پہلے عرب ممالک کے سربراہوں کا جو اجلاس ہونے والا ہے۔ اس میں جن مسائل پر گفتگو ہو گی اس میں یہ معاہدہ بھی شامل ہے۔ (اسٹار)

ایران کا پہلا غیر سرکاری بنک

طہران ۴ مارچ۔ دس کروڑ ریال کے منظور شدہ سرمایہ سے ایران میں پہلا غیر سرکاری تجارتی بنک قائم ہو گیا ہے۔ اس سرمایہ کا ۴۰ فیصدی ادا بھی کیا جا چکا ہے۔ (اسٹار)

درخواست ہائے دعاء

میری بڑی ہمشیرہ ناصرہ بیگم کافی عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ اور خصوصاً درویشان کی خدمت میں خلصانہ التماس ہے کہ ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (۲) میری والدہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت یابی کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار بی اے خالد رسالپور

کپڑوں کی بین الاقوامی نمائش

دمشق ۴ مارچ۔ اپریل کے مہینہ میں ہی فرانس میں کپڑوں کی جو بین الاقوامی نمائش ہونیوالی ہے۔ شام کو اس میں شرکت کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ پیرس کے قونصل خانہ سے ایک خط بھی موصول ہوا ہے۔ جس میں اس نمائش میں شرکت کی سرکاری منظوری دی گئی ہے۔

واشنگٹن کے قونصل خانہ سے بھی حکومت کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈیٹرائٹ کی تجارتی نمائش ۳۰ جون سے شروع ہونے والی ہے۔ متعدد شامی تاجروں نے اس نمائش میں شامی مصنوعات لے جانے کا ارادہ کیا ہے (اسٹار)

شام - لبنانی تجارت

دمشق ۴ مارچ۔ سرکاری اطلاعوں سے پتہ چلتا ہے کہ شام اور لبنان کے درمیان اقتصادی تعطل کی حالت روز بروز خراب تر ہوتی جاری ہے دونوں ممالک کے تجارتی میزان میں ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ شامی لیرا کی تخفیف ہو گئی ہے کیونکہ ۱۹۴۸ء کے نصف آخر میں ۷ کروڑ لیرا کی درآمد کے مقابلہ میں ۳۴ کروڑ ۳۰ لاکھ لیرا کی برآمد ہوئی۔ سرکاری اطلاع میں اس تخفیف کی ذمہ داری لبنانی تجارتی اشتراک پر رکھی گئی ہے۔ (اسٹار)

عرب لیگ کے اجلاس میں عراقی وزیر اعظم شریک ہوں گے

بغداد ۴ مارچ۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ لیگ کے آئندہ اجلاس میں شرکت کے لئے عراق کو سرکاری طور پر دعوت نامہ موصول ہوا ہے۔ وزیر مملکت مسٹر خلیل کناہ نے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ عرب ممالک کو جو خطرات درپیش ہیں ان کے پیش نظر ایسی کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی جو عرب اتحاد میں خلل انداز ہو جو ساری عرب اقوام کا مقصد ہے۔ اخبار الزمان کی اطلاع ہے کہ عراقی وزیر اعظم توفیق بے السویدی اس اجلاس میں عراق کی نمائندگی کریں گے۔ (اسٹار)